صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 29۔اگست 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 29۔اگست 2016ء 25ذیقعد 1437ہجری 29ظہور 1395ہش جلد 101-66 نمبر 197

روشنی چل پڑی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسیدؓ بن حضیر اور ان کے ساتھ ایک اور صحابی حضرت عبادؓ بن بشر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کے پاس دیر تک مشورے کرتے رہے۔ جب یہ لوگ گھروں کو واپس لوٹنے لگے تو بہت تاریکی تھی دونوں صحابہؓ کے ہاتھ میں اپنی اپنی لاٹھی تھی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ہم نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک روشنی ہماری لاٹھیوں سے نکل رہی ہے۔ جس میں راستہ دیکھ کر ہم اپنے گھروں میں پہنچے تب وہ روشنی ہم سے جدا ہوگئی۔

(بخاری مناقب الانصار باب منقبۃ اسیدؓ بن حضیر وعبادؓ بن بشیر)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت دین محمد صاحب جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں 1902ء میں پیچش اور بخار سے بیمار ہوگیا۔ اُن دنوں میں میرے والد صاحب کلکتہ میں محنت مزدوری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ میں خواب میں قادیان آ گیا۔ پہلے میں نے قادیان کا کبھی خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے، اُس میں نیچے ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ آگے چاروں طرف چار طاقیاں ہیں۔ (یعنی طاقچے بنے ہوئے ہیں) ہر طاقی میں ایک دوات ہے۔ حضور حضرت مسیح موعود وہاں ٹہل رہے ہیں اور کوئی مضمون لکھ رہے ہیں۔ جس طاقی کی طرف جاتے ہیں وہاں سے ہی قلم بھر لیتے ہیں۔ مَیں دروازہ پر جا کر کہتا ہوں کہ السلام علیکم۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام آ ؤ بیٹا تم آ ئے۔ مَیں نے کہا حضور یونہی آیا ہوں۔ فرمایا تم پرسوں کو راضی ہو جاؤ گے۔ تمہارا والد بہت لوگوں کے بس میں ہے وہ تم کو روپے بھیجے گا۔ صبح اُٹھتے ہی یہ خواب مَیں نے اپنے محترم ومکرم ومحسن استاد حضرت سید بہاول شاہ صاحب کو سنایا۔ انہوں نے میرے کہنے سے دوسرے دن بیعت کا خط لکھ دیا۔ جواب موجود ومحفوظ ہے۔ کہتے ہیں دوسرے دن پھر خواب میں قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پہلی ہی طرح حضور نے فرمایا۔ آ ؤ تم آ ئے۔ مَیں نے عرض کیا حضور یونہی آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے ایک لڑکا ہوگا۔ وہ ایسا لڑکا ہوگا جو آپ کے کنبہ میں کبھی نہیں ہوا۔ اُس کی ایک ران پر سیاہ داغ ہوگا۔ غرض پہلے خواب کو جب تین دن ہوئے تو میں اب تندرست ہوگیا۔ گویا کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔ تھوڑے دن کے بعد والد صاحب نے مبلغ تیس روپے ارسال فرمائے۔ پھر تو مجھے ایسا عشق ہوا کہ کون سا وقت ہو، حضرت صاحب کی زیارت کروں۔ والدین خفیہ مخالفت کرتے رہے۔ 1904ء میں لاہور جا کر حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی، حضور کی خدمت میں قریباً پانچ دن رہا۔ حضور کا مقام غالباً مرہم عیسیٰ کے مکان پر تھا۔

حضرت حافظ ابراہیم صاحب جنہوں نے 1899ء میں بیعت کی اور 1900ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے 1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بسبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور انہوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنانی شروع کیں۔ جتنی اُس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہوچکی تھیں قریباً قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔ کہتے ہیں انہی دنوں میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا۔ مرزا صاحب سچے ہیں۔ اس کے بعد اُسی رات کی صبح کو میں نے مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر اُس کے بعد 1900ء میں قادیان شریف آ کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(الفضل 29 جنوری 2013ء)

نماز کا اصل مرکز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سورۃ العنکبوت کی آیت 46 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”نماز تمام بے حیائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہے۔ پس اگر نماز پڑھ کر بھی بے حیائیاں اور بدیاں نہیں رکتی ہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ ابھی تک نماز اپنے اصل مرکز پر نہیں۔ اور وہ سچا مفہوم جو نماز کا ہے وہ حاصل نہیں ہوا۔ اس لئے میں تم سب کو جو یہاں موجود ہیں مخاطب کرکے کہنا چاہتا ہوں کہ تم اپنی نمازوں کا اسی معیار پر امتحان کرو اور دیکھو کہ کیا تمہاری بدیاں دن بدن کم ہورہی ہیں یا نہیں۔ اگر نسبتاً ان میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔ تو پھر یہ خطرناک بات ہے“۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

ضرورت لیکچرار

نظارت تعلیم کو اپنے ادارہ نصرت جہاں بوائز کالج (دارالنصر) کے لئے مرد لیکچرار کی ضرورت ہے۔ درج ذیل قابلیت کے حامل احباب درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

مضامین: انگلش، اردو، فزکس، پاکستان سٹڈیز، کمپیوٹر سائنس۔

تعلیمی قابلیت: بی ایس، ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل، ایم ایس۔

درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

24

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

ہالینڈ میں احمدیہ مشن کا آغاز۔ 1947ء

یہ 1926ء کا ذکر ہے جب حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب انگلستان میں اشاعت احمدیت میں مصروف تھے انہوں نے ہالینڈ میں بھی احمدیت کو متعارف کروانے کے لئے ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم میں لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور وہاں سے ایک پندرہ روزہ رسالہ بھی ڈچ زبان میں وہاں کے کسی دوست کی مدد سے شروع کیا۔ پھر حضرت مولانا شمس صاحب نے بھی کوششیں جاری رکھیں جن کے نتیجہ میں ایک ڈچ نوجوان مع اپنی والدہ کے احمدی ہوگیا۔

اس سے پہلے حضرت مولانا محمد الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے انہوں نے احمدیت کی صداقت کو آشکار کرنے والا بہت زبردست مضمون لکھا۔ جس کے مطالعہ کے بعد ایک ڈچ خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ جن کا نام ہدایت ڈچ تھا اور ان کی شادی سیدنا حضرت مسیح موعود کے مخلص رفیق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ ہوئی۔

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہالینڈ میں احمدیت کی نشوونما سیدنا حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی شروع ہوگئی تھی۔

باقاعدہ مشن کا آغاز

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ کے لئے یکم جولائی 1947ء کو بحری جہاز کے ذریعہ روانہ ہوئے اور دوسرے روز دوپہر سے قبل آپ ہیگ پہنچ گئے۔ آپ نے پریس کے ساتھ رابطہ کرکے نیوز ایجنسی کو خبر دی اس میں اپنی رہائش کا پتہ بھی دے دیا۔ اخبارات نے اسے شائع کردیا۔ آپ نے اپنی رہائش کے لئے کولمبس سٹریٹ میں ایک کمرہ لیا تھا۔ آپ چھ ماہ وہاں ٹھہرے اور پھر ہیگ کے ایک اچھے کھلے علاقہ Ruychrocklaan میں مشن کا آغاز کیا۔ جو سالہا سال کام کرتا رہا۔ یہاں تک کہ 1955ء میں اسی علاقہ میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس تعمیر ہو گیا تو 1956ء میں اس نئے مشن میں آ گئے۔

تائید الٰہی

ابھی آپ ہالینڈ پہنچے ہی تھے اور ایک ہی رات گزری تھی کہ دوسری صبح دروازے پر دستک ہوئی۔ ایک بھاری بھرکم جسم کے بڑی عمر کے ڈچ آئے اور کہنے لگے کہ مجھے حافظ صاحب سے ملنا ہے۔ آپ کے بتانے پر کہ میں ہی حافظ ہوں وہ کہنے لگے۔ آپ مجھ سے واقف ہیں نہ میں آپ سے واقف ہوں۔ مگر میں نے پادری ہونے کی حیثیت سے تیس سال کا عرصہ انڈونیشیا میں گزارا ہے۔ اب ریٹائر ہو کر واپس آگیا ہوں۔ میری بیوی انڈونیشین ہے۔ میں نے آج صبح جب اخبار میں تمہاری آمد کی خبر پڑھی تو تمہیں ملنے کی تحریک ہوئی۔ میرا مکان اسی گلی میں ہے۔ انڈونیشیا میں میرا آپ لوگوں کے ساتھ اچھا وقت گزرا ہے۔ آپ اس ملک میں بالکل اجنبی ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی مدد کروں۔ جس طرح انڈونیشیا میں آپ کے بھائیوں نے میری مدد کی تھی۔ اس طرح پہلے دن ہی اللہ تعالیٰ نے ایک مددگار دے دیا۔

پہلی بیعت

حافظ صاحب کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ جوش دیا کہ پہلے چالیس دنوں کے اندر اندر اللہ تعالیٰ آپ کو دین پر فدا ہونے والی ایک روح عطا فرمائے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کے ہالینڈ آنے کی خبر اتفاق سے ایک ڈچ خاتون جو ہیگ سے کافی فاصلہ پر ملک کے شمالی حصہ میں مقیم تھیں ان کی نظر سے گزری۔ عجیب بات یہ تھی کہ اس خاتون کو عرصہ ہوا خواب میں سبز روشنی میں دین حق لکھا ہوا نظر آتا تھا۔ یہ تلاش میں تھیں کہ کوئی مومن ملے تو ایمان لائیں۔ اس نے یہ خبر پڑھتے ہی محترم حافظ صاحب سے رابطہ کیا اور چند ملاقاتوں کے بعد داخل احمدیت ہوگئیں اور بیعت کے ساتھ ہی انہوں نے ہزار گلڈز کی کثیر رقم اشاعت دین کے لئے پیش کی۔

اس خاتون، جن کا دینی نام رضیہ رکھا گیا، کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے مخلصین جماعت کو عطا فرمائے۔ ایک نوجوان مسٹر عبداللطیف دی لیون انجینئر، مسز ناصرہ زمرین جنہوں نے قرآن کریم کے ڈچ زبان کے ترجمہ میں مکرم مولانا شمس صاحب کا ہاتھ بٹایا تھا۔ اسی طرح ایک صوفی خاتون مسز عزیزہ والرتھیں۔ پھر دو نوجوان مسٹر خالد براؤن اور مسٹر محمود بیرن ہاؤٹ تھے۔ مسٹر ولی جانسن اور مسٹر حمید خان درفیلدن اسی طرح دوسرے مخلص احباب۔

محترم حافظ صاحب نے اشاعت احمدیت کے لئے مختلف طریق اپنائے، مختلف احباب سے ملاقات کی، ان کے ایڈریس لے لینا اور بعد میں رابطہ رکھنا۔ مختلف تنظیموں کے جلسوں میں شامل ہونا۔ پبلک جگہ پر کھڑے ہو کر لٹریچر تقسیم کرنا۔ سوشل تنظیموں کا ممبر بننا۔ لیکچرز دینا، مہمان نوازی کرنا۔ سکولوں اور کالجوں سے رابطہ اور وہاں لیکچر دینا۔ سلائیڈز کے ذریعہ پیغام عام کرنا۔ سب سے اول و آخر دعا کرنا۔

بیت الذکر کی تعمیر اور مشن ہاؤس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت اور راہنمائی سے 1950ء میں ہیگ میں احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کے لئے زمین خریدی گئی۔ 1955ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر اس کا افتتاح فرمایا۔ ان دنوں آپ عالمی عدالت انصاف ہیگ میں بطور جج متعین تھے۔ 1955ء میں جب حضرت مصلح موعود علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو آپ نے دو ہفتے ہالینڈ میں قیام فرمایا تھا۔

بیت مبارک ہیگ ہالینڈ

ہالینڈ اور اس کا ماحول

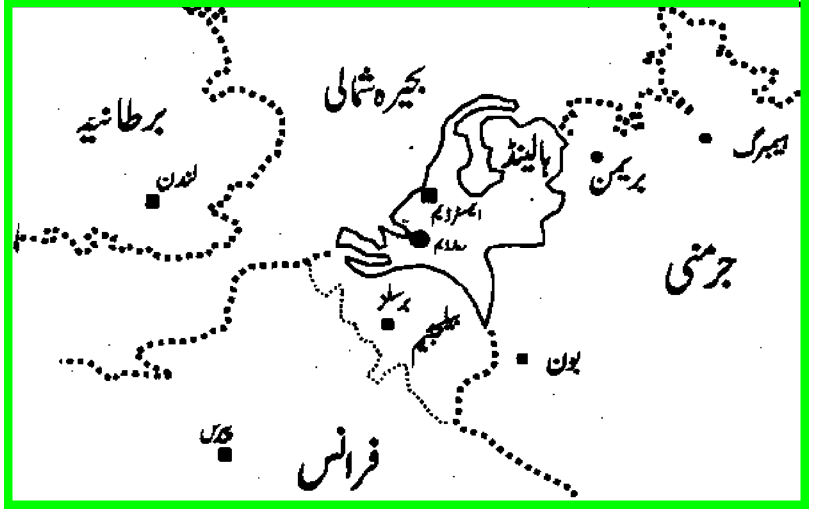

احمدیہ مشن اور پریس

احمدیہ مشن کے قیام کو ابھی تین سال کا عرصہ ہوا تھا کہ ہالینڈ کے ایک مؤثر روزنامہ دی ایمسٹرڈیمس کورانٹ نے اپنی اشاعت میں لکھا۔

آشتی اور تحمل جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے ......اس جماعت سے وابستہ ہونے والے زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ جو اس کے لئے دل کھول کر قربانی دیتے ہیں۔

مکرم حافظ صاحب کا مختصر تعارف

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب 22 فروری 1917ء کو سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان دارالامان میں حاصل کی۔ لیکن عام تعلیم کے حصول سے پہلے قرآن کریم حفظ کیا۔ 1930ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1939ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور اپنے آپ کو حضرت مصلح موعود کی خدمت میں وقف کے لئے پیش کردیا۔ 1940ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ 1945ء میں آپ کا تقرر پہلے امریکہ کے لئے تجویز ہوا مگر پھر انگلستان کے لئے نامزد کردیا گیا۔ 1947ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ ہالینڈ تشریف لے گئے جہاں آپ کو 15 سال خدمت دین کرنے کی توفیق ملی۔ پھر 10 سال انڈونیشیا میں بھی دعوت الی اللہ کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔ آپ 1952ء میں انڈونیشیا تشریف لے گئے تھے۔ اس طرح آپ نے 27 سال کا عرصہ میدان اشاعت احمدیہ میں گزارا۔

سلسلہ احمدیہ کا یہ مخلص اور فدائی خادم۔ مشرق، مغرب میں لمبا عرصہ خدمت دینیہ بجالانے والا نامور مشنری 23 مئی 1994ء بروز جمعۃ المبارک 77 سال کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کرگیا۔

(روزنامہ الفضل مئی 1994ء، داستان حافظ)

☆.........☆.........☆

مہمانوں کی تکالیف کا احساس

ایک گھر کی کسی خادمہ سے کسی مہمان کو تکلیف پہنچی۔ حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی تو حضور کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا مجھے اس سے اس قدر تکلیف ہوئی ہے کہ اگر میرے چاروں بچے بھی مرجاتے تو اتنی تکلیف نہ پہنچتی۔

(الفضل 23 ستمبر 2000ء)

مکرم مسعود احمد طاہر بٹ صاحب

نظام وصیت کا مختصر تعارف

ہر فرد بشر کی ضرورتوں کو اس سے پورا کیا جائے گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔‘‘ (التوبہ:111)

حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں رسالہ الوصیت لکھا۔ جس میں آپ نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے اشارے مل رہے ہیں کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اس خبر کے ساتھ ساتھ حضور نے اسی رسالہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی قدرت ثانیہ کی فرمائی۔ یعنی یہ کہ میرے بعد خلافت چلے گی اور تم سب اس کی اطاعت کرنا۔

اسی رسالے میں حضرت مسیح موعود نے خلافت کی پیشگوئی کے ساتھ ایک عظیم الشان نظام کی بنیاد رکھی ۔ جو کہ دراصل آئندہ ساری دنیا کو اپنی آغوش میں لینے والا نظام تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

’’خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں ....اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اُس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرضِ التواء میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ مَیں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیّت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔‘‘

مقصد

نظام وصیت کا مقصد دراصل اپنے ماننے والوں میں وہ روحانی و اخلاقی تبدیلی پیدا کرنا تھا جس کے لئے اس زمانے کا امام آیا تھا اور اسی مقصد کے لئے آپ نے یہ نظام شروع فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ اسی رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

’’واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔‘‘

شرائط

اس نظام کے آغاز کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود نے بعض شرائط مقرر فرما دی تھیں تا کہ اس نظام میں صرف وہی شامل ہو سکے جو ان شرائط کا پابند ہوگا۔ اس کی وضاحت بھی حضور نے خود ہی فرما دی کہ یہ شرائط اس لئے لگائی گئی ہیں تا کہ ان پر عمل کرنے سے پختہ مومن اور کمزور ایمان الگ الگ ممتاز ہو جائیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

’’اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اِس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں۔‘‘

پہلی شرط خلاصہ یہ ہے کہ بہشتی مقبرہ کے لئے زمین خریدنے اس زمین کے انتظام وانصرام اور صفائی ستھرائی کیلئے رقم درکار ہے۔ لہٰذا اس کے لئے چندہ دیا جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اِن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض اُنہیں لوگوں سے طلب کیا جائے نہ دوسروں سے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت ...... اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہو گا اور ہر ایک صادق الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف ...... ہو۔ ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔

ان شرائط سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ یہ نظام مالی اور روحانی دونوں قربانیاں چاہتا ہے اور آج کے حالات میں تو قرآنی حکم ...... کے مطابق مالی قربانی بہت بڑی نیکی ہے۔ لہٰذا اس نظام کے شاملین کیلئے دونوں قسم کی قربانی ضروری ہے۔

اہمیت و برکات

وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جس کی خود خدا نے بنیاد رکھی ہے اور پھر یہ کوئی نیا نظام نہیں بلکہ آنحضرتؐ کے دور سے اس کا آغاز ہو چکا تھا۔ وصیت کا نام آج کے دور میں دیا گیا ہے۔ لیکن یہ نظام عملی صورت میں آنحضرتؐ جاری فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نظام کی طرف سورۃ توبہ آیت 111 میں اشارہ فرمایا ہے۔

اور دراصل وصیت میں بھی یہی شرائط ہیں کہ مومن سے اس کے اموال اور جان کی قربانی لی جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ آخری زمانے کی علامات میں سے ایک یہ بھی فرماتا ہے کہ اس وقت جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ (الشعراء:91)

اور یہ نظام دراصل مومنوں کو جنت میں لے جانے والا ہے۔

ہمارے پیارے نبی فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰؐ نے بھی آنے والے امام کے بارے میں فرمایا تھا کہ! **یحدّ ثھم بدر جاتھم فی الجنة**

یعنی وہ ان (اپنے ماننے والوں) کو جنت میں ان کے درجات سے آگاہ کرے گا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے اقوال وافعال میں نظام وصیت کو ایک الٰہی نظام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو خواب میں قبر کی جگہ دکھائی گئی۔

اسی طرح اس مقبرہ کا نام ’’بہشتی مقبرہ‘‘ بھی خود الہامی نام ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

’’اور ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔‘‘

اسی طرح حضرت مسیح موعود اس نظام اور اس مقبرہ کی برکات کے متعلق فرماتے ہیں۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود نے اس مقبرہ کیلئے بہت زیادہ دعائیں بھی فرمائیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یاربّ العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یاربّ العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم! تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

حضرت مسیح موعود نے اس نظام کو منافق اور مومن میں تمیز کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یعنی جو اس پر لبیک کہیں گے وہ اپنے پختہ ایمان کا ثبوت دیں گے سو منافق اعتراض کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔............کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے پر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلاوے اِس لئے اُس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔

موجودہ انتظامی ڈھانچہ

اس وقت خدا کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ میں نظام وصیت کیلئے اور اس کے جملہ انتظام کیلئے ایک ادارہ قائم ہے جس میں مختلف شعبہ جات ہیں۔ مجلس کارپرداز کے نام سے ایک مجلس ہے۔

جماعتوں سے تمام خط وکتابت سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کے نام ہوتی ہے۔نئی وصایا، پرانی وصایا شعبہ تدفین اس کے بعض شعبہ جات کے نام ہیں۔

اگر کسی دوست نے وصیت کرنی ہوتو اس کے لئے ایک وصیت فارم ہوتا ہے جو مکمل پر کر کے بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر وصیت کرنے والا اپنے مکمل کوائف تفصیل وار درج کر کے پھر صدر جماعت، سیکرٹری مال، سیکرٹری وصایا اور اپنے تنظیمی نگران قائد مجلس، زعیم انصار اللہ یا صدر لجنہ اماء اللہ کی تصدیق کروا کر فارم مرکز بھجوایا جاتا ہے۔ مجلس کارپرداز کی پڑتال میں اگر وصیت کنندہ وصیت کے معیار پر پورا اُترتا ہوتو اس کی وصیت منظور کر لی جاتی ہے اور پھر وہ اپنی وصیت کا چندہ الاٹ شدہ وصیت نمبر پر دینا شروع کر دیتا ہے۔

وصیت کا اس قدر منظم اور وسیع نظام ہی جماعت احمدیہ کی صداقت کا کافی ثبوت ہے۔

نظام وصیت اور دنیا کی فلاح

آج دنیا کی فلاح اور بہتری خدا کے بھیجے ہوئے امام کے جاری کردہ نظام سے ہی جڑی ہے اور یہی وہ نظام ہے جو دنیا کو بچانے والا ہے اور ان کی بہتری کے سامان کرنے والا ہے اور آخر ایک دن تمام نظام دم توڑ جائیں گے اور یہی نظام جو دراصل نظام خدا ہے کامیاب و کامرانی سے دنیا کی اصلاح اور فلاح میں کارآمد ہوگا۔انشاءاللہ

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں۔

’’عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا چلا چلا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہو جائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں۔اس وقت میرا قائمقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔اگر دنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ رسالہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دنیا میں جاری کیا جائے گا‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔

’’جب وصیت کا نظام مکمل ہوجائے گا تو صرف (اشاعت) ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ (دین) کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاءاللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہو گی عورتوں کا سہاگ ہوگی اور محبت اور دلی خوشی کے ساتھ ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے محبت کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

نیز فرمایا!

’’پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو، تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف (دین) اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔

موجودہ دور خلافت میں اضافہ

موجودہ دور خلافت خامسہ میں خدا کی تائید ونصرت ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے جیسا کہ خود خدا کا وعدہ ہے کہ انی معک یا مسرور! پس اس دور بابرکات میں جس طرح ہر معاملے اور ہر شعبہ میں جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے کئی گنا بڑھ کر جاری ہے اسی طرح نظام وصیت بھی اپنی اسی شان کے ساتھ ترقیات کی جانب رواں دواں ہے۔ چنانچہ ایک سرسری اندازے کے مطابق گزشتہ ایک سو سال میں وصایا اور موصیان کی کل تعداد **چالیس ہزار** کے قریب تھی جبکہ موجودہ تیرہ سالہ دور خلافت میں ہی یہ تعداد چالیس ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ پچیس ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے اور یہ خدا کی تائید ونصرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

کچھ اعتراضات اور جوابات

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا زمین کسی کو جنتی بنا سکتی ہے؟ جبکہ یہ اعتراض صرف ان کی بدنیتی کو ظاہر کرتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے خود اس اعتراض کو اٹھایا اور اس کا جواب دیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔

پھر بعض یہ کہتے ہیں کہ کیا پیسے سے جنت خریدی جا سکتی ہے۔اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید کر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (التوبہ:111) تحلقوا اور خدا نے حقیقی نیکی بھی اسی کو قرار دیا کہ جو چیز تمہیں سب سے زیادہ پسند ہے اسی کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ایک پیاری خواہش

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2004ء میں اپنی ایک مبارک خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ آئندہ چار سال تک کمانے والے احمدیوں میں سے نصف موصی ہونے چاہئیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر آپ نے فرمایا:۔

’’میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہ بھی ہیں ان میں کم از کم پچاس فیصد ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں۔‘‘ (خطاب برموقعہ جلسہ یوکے 2004ء)

خدا کے جنت کے وعدوں، حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں خدائی بشارتوں، اس قدر برکات اور پیارے امام کی شدید خواہش کے بعد اب کوئی کمزور ہی ہوگا جو اس نظام میں شامل ہونے سے پس وپیش کرے گا۔

ہم سب کو آگے بڑھنا چاہئے اور پیارے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد پورا کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ہومیو پیتھک، طب یونانی اور ایلو پیتھک طریقہ علاج

ہومیو پیتھی

ہومیو پیتھی کی ابتداء جرمنی میں ہوئی۔اس کا بانی ڈاکٹر ہانمن تھا۔ اس کے نظریہ کے مطابق غیر مادی قوت حیات بیمار ہوتی ہے جس کا باعث تین میازم (Miasm) سورا (خارش)، سفلس (آتشک) اور سائیکوسس (سوزاک) ہوتے ہیں۔ڈاکٹر ہانمن کی اصول ہومیوپیتھی پر لکھی گئی کتاب ’’آرگینن آف میڈیسن‘‘ ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔جس میں علاج بالمثل کے اصول کو اپنانے کا درس دیا گیا ہے۔اس طریقہ علاج میں مرض کا علاج نہیں کیا جاتا بلکہ مجموعی علامات کی بنیاد پر مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔جو شافی اور دیرپا ہوتا ہے۔یہ ایک عقلی اور درست طریقہ علاج ہے اس طریقہ علاج میں دوائیں غیر مادی اور لطیف حالت میں استعمال کروائی جاتی ہیں۔ دواؤں کی تقلیل کر کے انہیں کم سے کم مقدار میں استعمال کروایا جاتا ہے اور نتیجہ کا انتظار کیا جاتا ہے۔ ان دواؤں کی آزمائش انسانوں پر کی جاتی ہے اور اس میں بہت زیادہ احتیاط کی جاتی ہے۔علامات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے جنہیں بعد میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ مریض کی مجموعی علامات حاصل کر کے مرض کے اصل سبب کا پتہ کیا جاتا ہے۔داخلی، خارجی اور ذہنی علامات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔قوت حیات کو ابھارا جاتا ہے جو بیماری کی حالت میں متاثرہ ہو چکی ہوتی ہے۔مرض کو دبایا نہیں جاتا بلکہ مریض کی کامل شفاء کے لئے مرض کو جسم کے اندر سے نکال دیا جاتا ہے۔

طب یونانی

طب یونانی کا آغاز یونان سے ہوا اور یہ یونان میں ہی پروان چڑھی۔اس کا بانی حکیم اسقلیوس کو مانا جاتا ہے۔طب یونانی میں چار اخلاط خون، بلغم، سودا اور صفرا ہیں۔انسان بیمار ہوتا ہے تو طب یونانی میں مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔اس طریقہ علاج میں طبیب دوا کو خام حالت میں اور زیادہ مقدار میں استعمال کرواتے ہیں۔ادویات کو جو مرکب حالت میں ہوتی ہیں دن میں کئی بار استعمال کروایا جاتا ہے۔ان ادویات کی آزمائش احتیاط سے نہیں کی جاتی۔ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف امراض کی ادویات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔امراض کے علاج کے لئے ظاہری اسباب کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جلاب آور، قے آور، پیشاب آور اور دافع دم ادویات استعمال کروائی جاتی ہیں۔چاروں اخلاط کو مدنظر رکھا جاتا ہے چونکہ اس طریقہ علاج کے نظریہ کے مطابق مادی انسان بیماری سے متاثر ہوتا ہے اس لئے صرف ظاہراً امراض کا ہی علاج کیا جاتا ہے اور ادویات سے مرض کو جسم کے اندر ہی دبایا جاتا ہے۔

ایلو پیتھی

اس کا آغاز یونان سے ہوا لیکن یورپ میں پروان چڑھی۔اس طریقہ علاج کا بانی بقراط تھا جبکہ اس کے لئے ایلوپیتھی کا نام ڈاکٹر ہانمن نے رکھا۔ اس طریقہ علاج کے نظریہ کے مطابق انسانی جسم بیمار ہوتا ہے۔بیماری کا سبب جراثیم یا وائرس ہوتے ہیں۔ بقراط کی کتاب ’’القانون فی الطب‘‘ آج بھی یورپ میں پڑھائی جاتی ہے۔

اس طب کی اپنی کوئی قانون کی کتاب نہیں۔ مرض کا علاج کرتے وقت پیشاب، پاخانے، خون اور دوسرے لیبارٹری ٹیسٹوں پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں دواؤں کے جوہروں کو استعمال کرتے ہیں۔کئی ادویات ایک ہی وقت میں مریض کو دن میں کئی بار استعمال کروائی جاتی ہیں۔ زیادہ تر ادویات کی آزمائش انسانوں کی بجائے جانوروں پر کی جاتی ہے۔بعض دفعہ ان ادویات میں پائے جانے والے نقائص کی وجہ سے ان پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ اس طریقہ علاج میں ظاہری اور اصلی اسباب کی بجائے صرف انسانی جسم اور لیبارٹری ٹیسٹوں کو مدنظر رکھ کر علاج کیا جاتا ہے۔

(مرسلہ: مکرم طاہر احمد بشیر صاحب)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کیلئے اقوام متحدہ کی قراردادیں

سر محمد ظفر اللہ خان کی عظیم اور مستقل فتح ہے

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے معتمد ساتھی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائد کے ایما اور اعتماد کی وجہ سے مختلف اہم حیثیتوں میں مملکت خداداد پاکستان کی بھرپور خدمت کا موقع ملا۔ ان بے لوث اور نمایاں خدمات کا عرصہ جولائی 1947ء سے لے کر اکتوبر 1954ء تک ممتد ہے۔ اکتوبر 1954ء میں آپ خود وزیرخارجہ کے عہدے سے مستعفٰی ہوگئے اور جلد بعد بین الاقوامی عدالت انصاف (ہیگ) میں جج کے اعلیٰ منصب کے لئے منتخب ہوئے۔

آپ کو تقریباً سات سال تک (دسمبر 1947ء تا اکتوبر 1954ء) پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کے طور پر قومی اور بین الاقوامی سطح پر وطن عزیز کے لئے ممتاز اور کامیاب خدمت بجالانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس کے دوران آپ کو مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں اقوام متحدہ میں بھارتی وفد کے مقابل پر زبردست کامیابی اور فتح حاصل ہوئی۔ آپ نے اقوام متحدہ سے مختلف اوقات میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی متعدد قراردادیں منظور کرائیں۔

خارجہ پالیسی کے بانی

(ا) صحافی شیر محمد چشتی اپنے مضمون ’’پاکستان اور اقلیتیں‘‘ مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس (فیصل آباد) میں تحریر کرتے ہیں۔

’’پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان ایک قادیانی ہی تھے وہ کئی سال تک وزارت خارجہ کے کرتا دھرتا رہے۔ اس ملک کی خارجہ پالیسیوں کی تشکیل میں ان کا بڑا ہاتھ ہے جو کہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔‘‘

(نوائے وقت 16 مارچ 2013ء)

(ب) تاریخی اور تحقیقی موضوعات پر لکھنے والے کہنہ مشق مضمون نگار سکندر خان بلوچ اپنے مضمون گلدستہ مطبوعہ نوائے وقت میں رقمطراز ہیں:۔

’’اقوام متحدہ میں پاکستان کا مقدمہ مؤثر انداز میں لڑنے والا پہلا پاکستانی شخص اور بین الاقوامی کورٹ آف جسٹس کا جج بننے والا پہلا پاکستانی بھی سر ظفر اللہ خان احمدی تھا۔‘‘

(نوائے وقت 20 مارچ 2013ء اداراتی صفحہ)

حق خود ارادیت کی بین الاقوامی حیثیت

معروف اور متحرک کشمیری رہنما غلام نبی فائی اپنے مضمون ’’مسئلہ کشمیر اور حق خود ارادیت کا اطلاق‘‘ مطبوعہ نوائے وقت میں اقوام متحدہ کے ایک اساسی اصول اور ہدف کا ذکر کرتے ہیں:۔

1945ء میں اقوام متحدہ کے قیام کی بدولت حق خود اختیاری کے اصول کو نئی جہت عطا ہوئی۔ یہ اقوام عالم کے یکساں و مساوی حقوق سے منسلک اقوام متحدہ کے مقاصد میں سے ایک قرار پایا جس کے حصول کے لئے اسی ادارے نے ہمیشہ کوشاں رہنا تھا۔

خود ارادیت کے اصول کو بین الاقوامی امن و سلامتی کے قیام سے علیحدہ کرنا ناممکن ہے۔ کشمیری عوام کے حق خود اختیاری سے انکار کے باعث جنوبی ایشیا کے دو ہمسایہ ممالک ہندوستان اور پاکستان ایٹمی جنگ کی تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے تھے۔ حالانکہ جموں و کشمیر کے لئے خصوصی طور پر حق خود اختیاری کے اصول کا اطلاق اقوام متحدہ نے برملا طور پر تسلیم کر رکھا ہے اور جب مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا تو ہندوستان اور پاکستان دونوں نے اس اصول کی پاسداری کا وعدہ کیا تھا۔

(نوائے وقت مورخہ 5 فروری 2012ء اداراتی صفحہ)

جب مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا

اب قارئین کرام کے سامنے مختلف معلومات افزا حوالوں کی مدد سے اقوام متحدہ میں کشمیر کا مقدمہ اور اس پر کارروائی کی کچھ دلچسپ روداد پیش کی جاتی ہے۔

معروف اور وقیع کشمیری قلم کار کلیم اختر اپنے مضمون ’’مقبوضہ کشمیر میں تحریک اور حکومت آزاد کشمیر کا کردار‘‘ مطبوعہ نوائے وقت میں لکھتے ہیں۔

’’جنوری 1948ء میں بھارت نے سلامتی کونسل میں پاکستان کے خلاف درخواست دے دی۔ بھارت کی نمائندگی سر گوپالا سوامی آئینگر نے کی جو ایک وقت میں ریاست کے وزیراعظم رہ چکے تھے...... بھارتی وفد میں شیخ عبداللہ تھے جن کے سیکرٹری درگاہ پرشاد دھر تھے جو ازاں بعد بھارت کے مشہور ڈپلومیٹ ہوئے اور روس میں بھارت کے سفیر اور بھارت کے وزیر خارجہ بھی رہے۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے کی۔‘‘

(نوائے وقت 30/اکتوبر 1988ء)

بھارت کے موقف کی دھجیاں اڑا دیں

وسیع المطالعہ کشمیری قلم کار کلیم اختر ایک اور مضمون ’’لیاقت علی خان ان کا سیاسی عہد اور مسئلہ کشمیر‘‘ میں تحریر کرتے ہیں۔

’’یہ حقیقت ہے کہ سلامتی کونسل میں بھارت کو شکست ہوئی۔ بھارت کی شکایت یہ تھی کہ پاکستان قبائلیوں اور مجاہدین کی امداد کر رہا ہے۔ اس لئے اسے جارح قرار دیا جائے۔ مگر سلامتی کونسل میں وزیر خارجہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور تحریک کو بیان کر کے بھارت کے مؤقف کی دھجیاں اڑا دیں اور سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ دیا کہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام استصواب رائے عامہ سے کریں گے۔‘‘

(نوائے وقت 18/اکتوبر 1988ء)

سر ظفر اللہ خان کی تاریخ ساز تقریر

ماضی قریب میں شائع ہونے والی کتاب ’’منٹو کا سیاسی شعور‘‘ کی فاضل مصنفہ پروفیسر روبینہ یاسمین (گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین سرگودھا) مصنف ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی کتاب ’’کشمیر جنت نظیر‘‘ شائع کردہ ’’بزم اقبال لاہور‘‘ سن اشاعت 2002ء صفحہ 48 کا ایک اہم حوالہ درج کرتی ہیں۔

’’بھارتی حکومت نے حواس باختہ ہو کر یکم جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ سے درخواست کی کہ پاکستان کو جموں و کشمیر میں حملہ آوروں کی امداد سے باز رکھا جائے اور ایسا نہ ہو سکنے پر ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کرنے کی دھمکی دے دی۔ سلامتی کونسل نے فوراً دونوں ملکوں سے ٹیلی گرام کے ذریعے درخواست کی کہ وہ کوئی بھی ایسا قدم اٹھانے سے گریز کریں جس سے صورتحال پیچیدہ ہو جائے۔ اس مسئلہ پر سلامتی کونسل کا اجلاس 15 جنوری 1948ء کو طلب کیا گیا بھارت کے نمائندے نے کشمیر میں صورتحال کو امن و تحفظ کے لئے ایک خطرہ قرار دیا اور پاکستان کو جارحیت پسند ملک قرار دیا۔ پاکستان کی طرف سے چودھری ظفر اللہ خان نے جواب دعویٰ پیش کیا اور بھارت پر دس الزام عائد کرتے ہوئے تین بنیادی امور کی طرف سلامتی کونسل کو متوجہ کیا۔ پاکستان کے نمائندے نے اس موقع پر تاریخ ساز تقریر کی جس کا دورانیہ پانچ گھنٹے تھا یہ تقریر ازحد مؤثر تھی۔ بھارتی نمائندے نے کوشش کی کہ سلامتی کونسل صرف قبائلیوں اور دوسرے حملہ آوروں کو کشمیر سے باہر نکالنے تک محدود رہے باقی معاملات کو نہ چھیڑے لیکن ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل کو باور کرایا کہ مسئلہ کشمیر صرف اتنا نہیں بلکہ اس کی جڑیں بہت گہرائی تک پھیلی ہوئی ہیں اور جب تک اس ظلم اور ناانصافی کا سدباب نہیں کیا جائے گا جس کی بدولت یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے تب تک ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات منصفانہ اور پُر امن بنیادوں پر قائم نہیں ہو سکتے۔ پاکستان نے اس مناسبت سے سلامتی کونسل سے درخواست کی کہ اس مسئلہ کو مسئلہ کشمیر لکھنے کی بجائے پاکستان اور ہندوستان کا مسئلہ لکھا جائے۔ مضبوط دلائل کی بنیاد پر پاکستان کا موقف تسلیم کیا گیا اور ہندوستان کا اعتراض مسترد کر دیا گیا۔‘‘

(بحوالہ کتاب ’’منٹو کا سیاسی شعور‘‘ صفحہ 165-166 مثالی پبلشرز فیصل آباد سن اشاعت 2012ء)

جناب حمید نظامی صاحب کا 1948ء میں زبردست موقف کا اظہار کرنا

اب ایک حوالہ اس دور کا پیش کیا جاتا ہے جب حمید نظامی صاحب (بانی نوائے وقت) نے 1948ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے رائے شماری کی قرارداد پاس ہونے کے جلد بعد اپنے اخبار میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کے متعلق یہ زبردست نوٹ قلمبند کیا۔

’’آپ نے ملک وملت کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائداعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے۔ جو باعتبار منصب وزیراعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائداعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا لیکن ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا۔ جس سے اس کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔‘‘ (یعنی اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ کی لاجواب وکالت، ناقل)

(نوائے وقت 24/اگست 1948ء)

نوٹ:۔ نوائے وقت کے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ سے متعلق عمومی مخالفانہ پالیسی کے باوجود جماعت کے جید سپوت سر محمد ظفر اللہ خان کی مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں عظیم الشان اور مستقل نوعیت کی کامیابی کی وجہ سے نوائے وقت کی طرف

سے بالواسطہ طور پر تحسین کا سلسلہ برابر جاری ہے۔
استاد داغ دہلوی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہوش اُڑ اڑ گئے رقیبوں کے
داغ کو اور بے وفا کہیئے!!

پاکستان کا برحق موقف اور قائداعظم کا محکم یقین

قارئین کرام تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں اقوام متحدہ میں بھارت کے مدعی بننے اور پاکستان کیخلاف الزام تراشی کرنے اور جواباً پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی کامیاب بحث اور مسکت دلائل کے نتیجہ میں کشمیریوں کے حق میں اقوام متحدہ کی قراردادیں پاس کرنے کی کچھ روداد پڑھ لی ہے۔ پھر ان قراردادوں کی فوقیت اور مستقل اہمیت اور پاکستان کے مضبوط قومی موقف سے متعلق متعدد اہل علم کی جان دار تحریریں اور مضامین اور اخباری اداریے بھی دیکھ لئے ہیں۔ متذکرہ تحریروں میں سے ایک دلچسپ اور معلومات افزاء تحریر روزنامہ پاکستان سنڈے میگزین 5 فروری 2012ء میں شائع ہونے والا جناب ایم۔اے۔ایچ حسن (سابق سفیر امریکہ) کا مضمون خارجہ تعلقات اور مسئلہ کشمیر ہے۔ اس مضمون کے آخری کالم میں قائداعظم کا ایک مکتوب درج ہے جو آپ نے سفیر پاکستان (اور اقوام متحدہ میں سر محمد ظفر اللہ خان کے نائب) ایم۔اے۔ ایچ حسن اصفہانی کو تحریر کیا تھا۔ آیئے قائداعظم کے اس قیمتی خط کا ایک اقتباس پڑھتے ہیں۔

کوئٹہ 14 جون 1948ء
مائی ڈیئر حسن

"مجھے آپ کا 4 جون کا خط مل گیا ہے اور میں اس کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے مکمل معلومات مہیا کر دی ہیں۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ مجھے کچھ معمول سے زیادہ کام کرنا پڑا اور اس کا تاوان دینا پڑا۔ لیکن میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔ کوئٹے میں کسی قدر آرام کرنے سے مجھے فائدہ ہوا ہے۔ 17 کو میں زیارت جا رہا ہوں، جہاں مجھے امید ہے، میں تقریباً دس دن بسر کروں گا اور غالباً اس مہینے کے آخر تک کراچی واپس آ جاؤں گا ...... پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ خوش رہیں۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ہم ان سب مسائل سے جن کا ہمیں سامنا ہے، کامیابی سے عہدہ برآ ہو جائیں گے۔ محض اس وجہ سے کہ ہمارا موقف برحق ہے اور ہم صورت حال کا دیانتداری سے مقابلہ کر رہے ہیں اور عدل و انصاف کے لئے لڑ رہے ہیں۔

آپ کا مخلص
ایم۔اے۔جناح

(روزنامہ پاکستان سنڈے میگزین مورخہ 5 فروری 2012ء صفحہ 17 کالم 5)

جناب حسن اصفہانی متذکرہ مضمون کے آخر پر تحریر کرتے ہیں۔

"اس دن سے باوجود ان سب تغیرات کے جو کشمیر کی صورتحال میں واقع ہوتے رہے ہیں۔ ان کے ان الفاظ پر میرا اعتقاد متزلزل نہیں ہوا۔ مجھے واقعی پوری سنجیدگی سے یہ یقین ہے کہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں، کشمیر کے لوگ ایک آزادانہ اور غیر مقید رائے شماری کے ذریعے اپنا یہ پیدائشی حق ضرور استعمال کریں گے کہ وہ ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں اور جب ایسا ہوگا تو پاکستان کا انصاف و حق پر مبنی مطالبہ، مطالبہ خود اختیاری، جسے اقوام متحدہ ایک بنیادی اصول مانتی ہے پورا ہو جائے گا۔"

(مضمون مطبوعہ روزنامہ پاکستان سنڈے میگزین 5 فروری 2012ء کالم 5)

کسی شاعر نے کتنا درد بھرا شعر کہا ہے۔

زندہ ہے پر مانگ رہی ہے جینے کی آزادی
دیو کے چنگل میں شہزادی یہ کشمیر کی وادی

ہماری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب

خلافت خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے۔ جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوئے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی محفوظ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ اگر خلافت نہ ہو تو جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ پس اس خلافت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور عقیدت کا تعلق رکھیں۔ یاد رکھیں کہ ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے خلافت ایک ڈھال ہے۔

حضرت علیؓ کے زمانہ میں مسلمانوں کے اندرونی خلفشار کو دیکھ کر جب رومی بادشاہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے یہ پیغام بھجوایا "یاد رکھو اگر تم نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی حماقت کی تو تمہارے مقابلہ کے لئے جو پہلا شخص نکلے گا وہ امیر معاویہ ہوگا"۔ یہ سنتے ہی رومی بادشاہ نے ارادہ ترک کر دیا۔

خلافت کو خدا کی غیر معمولی تائیدات حاصل ہوتی ہیں۔

جب خلافت بہت قلیل وسائل اور خطرناک حالات کے باوجود پیش قدمی کا فیصلہ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عظیم الشان ترقیات سے نوازتا چلا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفۃ الرسولؐ کو جب حضرت عمرؓ نے مشورہ دیا کہ نازک حالات کے پیش نظر لشکر اسامہؓ کو روک دیا جائے کیونکہ خطرہ ہے کہ کہیں باغی مدینہ پر حملہ نہ کر دیں۔ اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر لشکر کو روانہ کر دیا کہ جس بات کا فیصلہ خدا کا رسولؐ کر چکا ہے اسے ملتوی کرنے کی جسارت ابوبکر نہیں کر سکتا۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ الرسولؐ کے فیصلہ کی ایسی تائید کی کہ مدینہ منورہ ہر لحاظ سے محفوظ رہا۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ کی بات ہے کہ خلافت راشدہ رومی حکومت سے برسرپیکار تھی اس موقع پر اس دور کی دوسری عالمی طاقت ایران نے مسلمانوں کے خلاف شرارتیں شروع کر دیں۔ حضرت عمرؓ کو علم ہوا تو حکم دیا کہ فوراً ایران پر حملہ کر دو۔ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دو طاقتوں کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مگر آپؓ فرماتے ہیں کچھ پرواہ نہیں جاؤ اور مقابلہ کرو۔ جب شاہ ایران کو یہ خبر پہنچی تو اس نے سمجھا کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مسلمان بیک وقت دو طاقتوں سے ٹکر لے لیں اس لئے اس نے کوئی نوٹس نہ لیا۔

چنانچہ مسلمانوں نے تھوڑے ہی وقت میں بہت سے علاقے فتح کر لئے۔ یہ اس دور میں ترقیات کی ایک مثال ہے۔

خدا کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خلافت سلسلہ قائم کر دی ہے۔ خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ نے بارہا یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت کی جملہ ترقیات خلافت کی اطاعت سے وابستہ ہیں۔ جب بھی خلافت کے معاندین نے خلافت کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی کو ناکام کر کے جماعت کو بیشمار فضلوں اور ترقیات سے نواز دیا۔

حضرت مولوی حکیم نورالدین کے دور خلافت میں جب چند شریر لوگوں نے یہ سازش کی کہ حضرت مسیح موعود کی جانشین انجمن احمدیہ ہے نہ کہ ایک شخص تو آپ نے اس فتنہ کی خوب گوشمالی کرتے ہوئے فرمایا:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جماعت کی ترقی خلافت میں پنہاں ہے، اگر تم میں سے ایک شخص بھی مرتد ہو گیا تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ ایک جماعت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے کان کھول کر سن لو اگر تم نے جماعت میں رہنا ہے تو میری بطور خلیفہ مکمل اطاعت کرنی ہوگی"۔ یوں آپ نے فتنہ کو دبا کر جماعت کو ترقی کی راہ پر ڈال دیا۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں جماعت میں رخنہ ڈالنے کی کوششیں کی گئیں۔ لاہوری جماعت نے کوشش کی۔ مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور مختلف تحریکات چلائیں۔ مگر اللہ کے فضل اور خلافت کی برکت سے سب نے منہ کی کھائی۔ ہر تحریک بری طرح ناکام ہوئی اور خلافت احمدیہ کا کارواں سوئے منزل بڑھتا چلا گیا اور ترقیات سے سرفراز ہوتا چلا گیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلافت (دین) کا ایک اہم جزو ہے جو لوگ اس عقیدہ کو تسلیم کرتے ہیں ان کے لئے الامام جنة یقاتل من ورائه کا حکم بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ خلافت کی غرض تو یہ ہے کہ...... میں اتحاد عمل اور اتحاد خیال پیدا کیا جائے یہ غرض اس وقت پوری ہو سکتی ہے اگر خلیفہ کی ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا جائے ...... بلکہ چاہئے کہ امام تمہارے لئے بطور ڈھال کے ہو۔ اسی طرح تم سب امام کے اشارہ پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں برسر اقتدار حکمران نے جماعت پر کاری ضرب لگانے کی سازش کی تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو صدسالہ جوبلی منصوبہ عطا کیا۔ جس کے ذریعہ جماعت نے کئی براعظموں میں خدمت خلق اور اشاعت دین کے میدان میں ان گنت ترقیات حاصل کیں۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں مخالفین نے یہ کوشش کی کہ جماعت کو ختم کر دیا جائے۔ اس بار بھی خلافت کے مبارک وجود کے باعث یہ کوشش کلیۃً ناکام ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو MTA کا آسمانی حربہ عطا کر کے حضرت مسیح موعود کا الہام میں تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا کو ایک نئی شان کے ساتھ پورا کر دکھایا۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اگر آپ نے ترقی کرنی اور دنیا پر غالب آنا تو میری آپ کو یہ نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے"۔

☆..........☆..........☆

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس 2016ء

زیر اہتمام: نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی یکم تا 15 اگست

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کو امسال فضل عمر تعلیم القرآن کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ کلاس 1964ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے دور مبارک میں شروع ہوئی اور اسی مناسبت سے اس کا نام فضل عمر تعلیم القرآن کلاس رکھا گیا۔ امسال اس کلاس کا ٹارگٹ 200 احباب (خدام و انصار) رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 34 اضلاع کے 211 احباب نے رجسٹریشن کروائی۔ بیرون ربوہ سے 163 جبکہ ربوہ سے 47 احباب نے اس کلاس میں شرکت کی۔

کلاس کا آغاز مورخہ یکم اگست 2016ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے افتتاحی خطاب و دعا سے فرمایا۔

کلاس کے روزانہ پروگرام میں صبح نماز تہجد انفرادی اور نماز فجر باجماعت ادائیگی کے بعد روزانہ تعلیم القرآن کے حوالہ سے درس کا انتظام بھی کیا جاتا رہا۔ نماز اور درس کے بعد طلباء کیلئے پی ٹی کا انتظام تھا جس میں نوجوان بڑے شوق سے شامل ہوتے رہے۔ پی ٹی کے بعد روزانہ کچھ طلباء بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جاتے رہے۔

صبح 8 بجے تدریسی پروگرام شروع ہو جاتا جو کہ دوپہر 12 بجکر 40 منٹ تک جاری رہتا۔ اس میں قرآن کریم صحت تلفظ، ترجمہ مع مختصر تفسیر، حدیث، فقہ، عربی گرائمر اور کلام کے مضامین شامل تھے۔ تدریس کے فرائض جامعہ احمدیہ کے اساتذہ، مربیان سلسلہ اصلاح وارشاد و مخصصین نے ادا کئے۔

آخری پیریڈ علمی لیکچر کا ہوتا تھا جس میں مختلف علماء سلسلہ قرآن کریم سے متعلقہ مختلف موضوعات پر لیکچر دیتے رہے۔ جس کے بعد طلباء کو سوالات کا بھی موقع دیا جاتا رہا۔ اس پیریڈ میں دو دن مجالس سوال و جواب کا بھی اہتمام کیا گیا۔

تدریس کیلئے طلباء کو 50،50 کے گروپس میں تقسیم کیا گیا اور جامعہ احمدیہ میں اُن کی تدریس کروائی گئی۔ جبکہ علمی لیکچر کا آخری پیریڈ بیت حسن اقبال میں ہی ہوتا تھا۔

تدریس کے اختتام پر نماز ظہر کی ادائیگی کی جاتی اور اُس کے بعد طلباء دوپہر کا کھانا کھاتے۔ بعد نماز عصر طلباء کیلئے کھیل کا وقت مقرر تھا جس میں طلباء کیلئے کرکٹ، والی بال، بیڈمنٹن اور فٹ بال کی کھیلوں کا انتظام تھا۔ ان کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

بعد نماز عشاء صحبت صالحین کا پروگرام منعقد ہوتا رہا جس میں طلباء کی بزرگان سلسلہ سے ملاقات کروائی جاتی۔

کلاس کے طلباء کے قیام کا انتظام مسرور ہاسٹل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن میں کیا گیا۔ طلباء تمام نمازیں باجماعت بیت حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں ادا کرتے رہے۔ ہر دو جمعہ کے ایام میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی جبکہ دیگر ایام میں انفرادی تہجد پر بیداری کا انتظام شعبہ تربیت کی طرف سے کیا گیا تھا جس میں طلباء بہت شوق سے شامل ہوتے رہے۔

جمعرات کے روز طلباء کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق نفلی روزہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

مورخہ 12 اگست بروز جمعہ کلاس کے طلباء کیلئے بیوت الحمد پارک میں پکنک کا انتظام کیا گیا۔ طلباء صبح 7:00 بجے روانہ ہو کر پارک پہنچے۔ جہاں پر طلباء کیلئے علاوہ دوسری انٹرٹینمنٹ کے موسم کی مناسبت سے سوئمنگ پول کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ ایک بجے نماز جمعہ و عصر ادا کی گئیں۔ جس کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔ اسی روز طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا براہ راست خطبہ جمعہ اور اُس کے بعد جلسہ سالانہ یو کے کا افتتاحی پروگرام بیت حسن اقبال میں سنا۔ تمام طلباء کیلئے جلسہ سالانہ U.K کی براہ راست کارروائی سننے کا انتظام بیت حسن اقبال میں کیا گیا۔

مورخہ 14 اگست 2016ء کو صبح طلباء کا زبانی تحریری امتحان لیا گیا۔

فضل عمر کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 15 اگست 2016ء کو دوپہر 12 بجے بیت حسن اقبال میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جمیل احمد انور صاحب نائب ناظم اعلیٰ فضل عمر کلاس نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ مجموعی طور پر مکرم محمد انیس صاحب کوٹ رادھا کشن ضلع قصور نے اول اور مکرم نعمان احمد قمر صاحب کھکھاں کالونی ربوہ نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا اختتام ہوا۔ آخر پر تمام شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جاسکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پُر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

2 ستمبر 2016ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am یسرنا القرآن
6:15 am جامعہ احمدیہ یوکے کانووکیشن 13 دسمبر 2014ء
7:35 am سپینش سروس
8:10 am پشتو سروس
8:35 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:35 am یسرنا القرآن
12:00 pm دینی و فقہی مسائل
12:35 pm سیرت النبی ﷺ
1:15 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
4:45 pm جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی پرچم کشائی کی تقریب
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
11:45 pm عالمی خبریں

3 ستمبر 2016ء

12:05 am جلسہ سالانہ جرمنی کارروائی (نشر مکرر)
12:50 am جلسہ سالانہ جرمنی کارروائی پرچم کشائی (نشر مکرر)
1:05 am خطبہ جمعہ 2۔اگست 2016ء
2:05 am جلسہ سالانہ جرمنی کارروائی (نشر مکرر)
7:45 am دینی و فقہی مسائل
8:20 am خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء
9:25 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am الترتیل
11:45 am جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
2:30 pm حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
4:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست کارروائی
6:30 pm حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست کارروائی
7:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست کارروائی
11:05 pm عالمی خبریں
11:40 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست کارروائی (نشر مکرر)

4 ستمبر 2016ء

2:25 am حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی لجنہ جلسہ گاہ (نشر مکرر)
4:25 am جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی (نشر مکرر)
6:25 am حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب (نشر مکرر)
7:25 am جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی (نشر مکرر)
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am یسرنا القرآن
12:05 pm جلسہ سالانہ کی تاریخ
12:30 pm جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات
7:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست تقریب بیعت
7:40 pm حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی کی براہ راست نشریات
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:45 pm Roots To Branches

5 ستمبر 2016ء

12:05 am اسلامی مہینوں کا تعارف
12:45 am جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی (نشر مکرر)
7:15 am جلسہ سالانہ جرمنی تقریب بیعت (نشر مکرر)
7:55 am حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے افتتاحی خطاب (نشر مکرر)
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am الترتیل
12:10 pm سفر حج
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm فرنچ سروس
3:00 pm خطبہ جمعہ 2۔اگست 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm سیرت النبی ﷺ
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس حدیث
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ 8۔اکتوبر 2010ء
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm سیرت النبی ﷺ
8:30 pm سیرت حضرت مسیح موعود
8:55 pm راہ ہدیٰ
10:25 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء

گمشدہ شناختی کارڈ

❀ مکرم طارق احمد صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی بیٹی مکرمہ درشہوار صاحبہ زوجہ مکرم عمیر یاسر صاحب طاہر آباد شرقی کا شناختی کارڈ ہمارے گھر دارالعلوم جنوبی آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملا ہو براہ مہربانی مجھے پہنچا دیں یا اس فون نمبر پر اطلاع دے دیں۔ شکریہ
فون نمبر: 0334-6365953

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❀ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور، ڈیرہ غازیخان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 29/اگست

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	33 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

29۔اگست 2016ء

8:00 am خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
9:50 am لقاء مع العرب
12:00 pm حضور انور سے ملاقات 8 نومبر 2014ء
3:00 pm خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
6:00 pm خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء

شہزاد گارمنٹس
موسم گرما اور سرما کی تمام ورائٹی پر کلیئرنس سیل
جلد آئیں اور فائدہ اٹھائیں
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 6212039

نئے لہنگے وشیروانی کرایہ پر بھی حاصل کریں۔
گرمیوں کی تمام لیڈیز اور جینٹس کپڑے کی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس 047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

چوہدری ٹینٹ سروس
کیٹرنگ کی جدید ورائٹی کے ساتھ۔ ڈیرہ، مارکی، گپہ، شامیانے۔ جدید ورائٹی، اعلیٰ کوالٹی
نیز کھانا بھی سپلائی کیا جاتا ہے۔
بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
الحاج چوہدری انس احمد 0335-5043714 0322-7833144
حاجی یاسر وسیم احمد 0332-7524798
دارالنصر غربی ربوہ نزد ڈاکٹر منیر احمد

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں